نام کتاب: ایران اور افغانستان میں مخطوطات کی فہرستیں

مرتب: ڈاکٹر عارف نوشاہی

ناشر: مغربی پاکستان اردو اکیڈمی ۔ لاہور

اشاعت: نومبر ۱۹۹۳ء

صفحات: ۲۱۶

قیمت: ایک سو روپے

ایران اور افغانستان پہلی صدی ہجری میں عالم اسلام کا حصہ بنے اور گزشتہ چودہ صدیوں میں ان خطوں کے اہل علم و دانش نے اسلامی تہذیب و ثقافت اور علم وہنر کی پیش رفت میں جو کردار ادا کیا ہے، وہ کسی دوسرے خطے کے اہل دانش سے کم نہیں۔ اگرچہ ان خطوں کی مستحکم مقامی لسانی روایات کے باعث عربی کبھی عوام کی زبان نہ بن سکی، تاہم اہل علم و فضل نے ہمیشہ عربی زبان سیکھی، اس کی باریکیوں اور نزاکتوں پر داد تحقیق دی اور اہل زبان جیسی مہارت کے ساتھ عربی میں تصنیف و تالیف کا کام کیا۔ عربی کے ساتھ مقامی زبانوں اور بالخصوص فارسی (جو افغانستان میں لہجے اور ذخیرہ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ "دری" کہلاتی ہے۔) میں اسلامی تہذیب و ثقافت کے حوالے سے ایک وقیع ذخیرہ وجود میں آیا۔ فن طباعت کی بدولت اس ذخیرے کا کچھ حصہ طبع ہو کر اہل علم کی دسترس میں آچکا ہے، تاہم جو کتابیں زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہو سکیں، ان میں سے بعض گردش زمانہ کی نذر ہو گئی ہیں، اور جو بچ گئی ہیں وہ بیسیوں سرکاری اور نجی کتب خانوں میں منتشر ہیں۔

ان غیر مطبوعہ اور ہاتھ سے لکھی ہوئی کتابوں یعنی مخطوطات کی حفاظت، ان کی درجہ بندی اور ان سے استفادے کی طرف ایران میں نسبتاً زیادہ توجہ دی گئی ہے۔ ۸۵ ۔ ۱۸۸۴ء میں کتب خانہ آستانہ قدس رضوی (مشہد) کے مخطوطات کی پہلی فہرست تیار کی گئی۔ اس کے بعد متعدد کتب خانوں کی فہرستیں شائع ہوئی ہیں اور اس وقت فہرست نگاری سے جو اعتناء ایران میں پایا جاتا ہے، "وہ علاقے کے دیگر ممالک میں دیکھنے میں نہیں آتا۔" "مستقل فہرستوں کی تیاری اور اشاعت سے قطع نظر دانش گاہ تہران کے کتب خانے کا مجلّہ مخطوطات کی فہرستوں کے لیے

مخصوص ہے جو ۱۹۶۱ء سے باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔

افغانستان میں ملک کے مخصوص جغرافیائی اور سیاسی حالات' مالی وسائل کی کمی اور مجموعی پس ماندگی کے باعث مخطوطات کی فہرست نگاری ۱۹۳۵ء سے پہلے شروع نہ ہو سکی۔ اس سال سرور گویا اعتمادی کے قلم سے کابل شہر کے مختلف کتب خانوں میں محفوظ ۵۷ عربی و فارسی مخطوطات کا تعارف "بعضی از نسخہ ہای نایاب قلمی کابل" کے زیر عنوان "سالنامہ کابل" میں شائع ہوا۔ اس کے بیس اکیس برس بعد بور کوی نامی ایک پادری نے کابل اور ہرات کے تعلیمی اور دوسرے سرکاری اداروں کے مخطوطات کی فہرست بہ زبان فرانسیسی تیار کی جو دوسری بار ۱۹۶۵ء میں شائع ہوئی۔ ۱۹۶۷ء میں مخطوطات کے تحفظ اور ان سے بہتر استفادے کے لئے کابل میں ایک بین الاقوامی سیمینار منعقد ہوا' مگر فہرست نگاری کا کام چنداں تیز نہ ہو سکا۔☆

ایران اور افغانستان میں کن کن کتب خانوں کے مخطوطات کی فہرستیں شائع ہو چکی ہیں؟ وطن عزیز پاکستان کے اہل علم اس سے زیادہ آگاہ نہیں ہیں۔ ڈاکٹر عارف نوشاہی نے جو مخطوطات کی فہرست نگاری سے دلچسپی رکھنے والے حلقے میں چنداں محتاج تعارف نہیں' زیر نظر فہرست "ایران اور افغانستان میں مخطوطات کی فہرستیں" مرتب کر کے ایک کمی پوری کی ہے۔ فہرست دو حصوں اور ایک ضمیمے پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں جو نسبتاً طویل تر ہے (صفحہ ۱۸-۱۱۶) ایران کی فہارس مخطوطات کا تعارف ہے۔ دوسرے حصے (صفحہ ۱۱۷- ۱۳۵) میں افغانستان کی فہارس کا ذکر ہے اور ضمیمہ (صفحہ ۱۶۳- ۲۱۶) ڈاکٹر علی نقی متروی کے مقالے "ایران میں اسلامی عہد کی فہرستیں" (ترجمہ) پر مشتمل ہے۔ ایران میں فہرست نگاری سے بھرپور اعتناء کے باعث ڈاکٹر عارف نوشاہی نے صرف ان فہارس کے تعارف پر اکتفا کیا ہے جو کتابی شکل میں شائع ہوئی ہیں اور عام رسائل و جرائد میں شائع شدہ فہارس نظر انداز کر دی ہیں۔ تاہم صفحہ ۲۰ پر "مقالات فارسی" کے تعارف میں دیے گئے اندراج سے ان مقالات تک پہنچنا چنداں مشکل نہیں۔ افغانستان کے ضمن میں مستقل فہارس کے ساتھ مقالات کی نشان دہی کی گئی ہے تاکہ فہرست نگاری کے کام میں اس "پس ماندہ" ملک کے ذخائر کے بارے میں کچھ زیادہ معلومات فراہم ہو سکیں۔

☆ سیمینار کی روداد کے لیے دیکھیے: سہ ماہی Afghanistan (کابل)' جلد ۳ (۱۹۶۷ء) / ۳' صفحہ ۹۱- ۹۲۔

ڈاکٹر نوشاہی نے ہر فہرست کے بارے میں بنیادی معلومات۔ عنوان، مرتب، ناشر، سال اشاعت اور صفحات۔ کی فراہمی کے ساتھ مختصر تبصرہ کیا ہے۔ جو فہارس ان کی نظر سے نہیں گزر سکیں، ان کے بارے میں ثانوی ماخذوں سے معلومات اخذ کی گئی ہیں اور "ماخذ" کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے بالخصوص ایرج افشار کی تالیف "کتاب شناسی فہرست ہای نسخہ ہای خطی فارسی در کتاب خانہ ہای دنیا" (۱۹۵۸ء) اور ڈاکٹر غلام حسین تسبیحی کی "نگرشی جامع بر جہان کتاب شناسی ہای ایران" (۱۹۸۶ء) کے ساتھ مجلّہ "آئندہ" (تہران) اور مجلّہ "نشر دانش" (تہران) کی وقتاً فوقتاً فراہم کردہ اطلاعات پر انحصار کیا ہے۔ ڈاکٹر عارف نوشاہی کا بنیادی مقصد تو ایران اور افغانستان کے ذخائر مخطوطات کی فہارس کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے، تاہم ضمناً ان ممالک سے باہر کے بعض ذخائر کے بارے میں بھی اطلاعات آ گئی ہیں۔ "فہرست وارہ فقہ ہزارہ و چہار صد سالہ اسلامی در زبان فارسی" (محمد تقی دانش پژوہ)، "فہرست نسخہ ہای خطی فارسی" (احمد منزوی) اور مندرجات "نشریہ کتابخانہ مرکزی دانش گاہ تہران دربارہ نسخہ ہای خطی" (زیر نظر محمد تقی دانش پژوہ و ایرج افشار) میں ایران و افغانستان کے مخطوطات کے ساتھ ساتھ ان ممالک سے باہر کے فارسی و عربی مخطوطات و مطبوعات کا ذکر آ گیا ہے۔ یہی صورت فہرست میں شامل "فہرست مصنفات ابن سینا"، "کتاب شناسی نجوم اور فواد سیزگین کی "کتابخانہ ہا و مجموعہ ہای نسخہ ہای خطی عربی در جہان" کی ہے۔

ڈاکٹر نوشاہی کی زیر نظر فہرست ایران کے بارے میں ان کے پیش رؤوں یعنی ایرج افشار اور غلام حسین تسبیحی کی فہارس کی نسبت زیادہ تخصص کی حامل ہے اور فہرست نگاری کی دنیا میں ایک مفید اضافہ ہے، تاہم اپنے طور پر کسی "کتابیات" کے ایک کامیاب کوشش ہونے کے باوجود اس امر کا امکان رہتا ہے کہ کچھ کتابیں درج ہونے سے رہ گئی ہوں۔ ذیل میں کورکیس عواد کی تالیف "فہارس المخطوطات العربیہ فی العالم" جلد اول (کویت: ۱۹۸۴ء) کے حوالے سے بعض ایسی فہرستوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو ڈاکٹر عارف نوشاہی کی زیر تبصرہ فہرست میں شامل ہونے سے رہ گئی ہیں۔

☆ "فہرست کتب کتب خانہ و قراء ات خانہ دولتی تربیت ۔ تبریز"، تبریز (۱۳۴۳ھ / ۱۹۹۴ء میلادی)

☆ "مجموعہ کتب خطی و چاپی و اسناد و عکس حسن علی معاون الدولہ' اہداء شدہ بادانش گاہ تہران"' تہران (۱۳۴۶ش / ۱۹۶۷ء میلادی)

☆ مکتبہ دانش کدہ ادبیات تہران کی "فہرست نسخہ ہای خطی کتاب خانہ دانشکدہ ادبیات" کی ایک جلد کا ذکر ڈاکٹر نوشاہی نے کیا ہے۔ اس فہرست کی دوسری جلد علی اصغر حکمت کے وقف شدہ مجموعے اور تیسری جلد احمد جوادی امام جمعہ کرمان کے وقف شدہ مجموعے پر مشتمل ہے جو بالترتیب ۱۹۶۳ء اور ۱۹۶۵ء میں شائع ہوئیں۔

☆ اردکانی' ج ۔ محبوبی' "کتاب شناسی کتاب ہای خطی شادرواں مہدی بیانی"' تہران (۱۳۵۲ھ / ۱۹۷۳ء میلادی)

☆ سید یونسی کی مرتبہ "فہرست کتاب خانہ ملی تبریز کتب خطی اہدای مرحوم حاج محمد تجوانی" کی پہلی جلدوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس فہرست کی تیسری جلد تبریز سے ۱۳۵۴ش / ۱۹۷۵ء میلادی میں شائع ہوئی ہے۔

"ایران اور افغانستان میں مخطوطات کی فہرستیں" کمپیوٹر کی کتابت میں شائع ہوئی ہیں' مگر جو خط استعمال کیا گیا ہے اس میں ۲ اور ۴ کے ہندسوں کے درمیان بہت معمولی فرق ہے' اس لیے قاری کو یہ پہلو سامنے رکھنا چاہیے۔ کتابت کی اغلاط پاکستان کی اکثر کتابوں کی طرح اس میں بھی موجود ہیں۔ ایک جگہ "دفتر" دختر بن گیا ہے (صفحہ ۶۰)' صفحہ ۷۰ پر "تذہیب کاروں" کی جگہ "تہذیب کاروں" اور "شاعروں" کی جگہ "شہروں" لکھ دیا گیا ہے۔

اختر راہی